http://www.NastaliqOnline.ir

سورة الصّف

10 - 14

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ
١٠ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ
اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ ١١
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ ١٢ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ١٣
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ
فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ١٤

مطالعه حدیث

- عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
- تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا،فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيًّا ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ، ثُمَّ سَكَتَ

رواه أحمد (فى المسند) والبزار وللطبراني(في الأوسط)

مطالعہ حدیث

- حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کا ارشاد ہے: نبوت تمہارے اندر باقی رہے گی جب تک اللہ اسے باقی رکھنا چاہے گا۔ پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھا لے گا۔ پھر نبوت کے طرز پر خلافت قائم ہوگی تو اسے بھی جب تک اللہ باقی رکھنا چاہے گا یہ بھی باقی رہے گی۔ پھر وہ اسے بھی اٹھا لے گا جب اسے اٹھانا چاہے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی بادشاہت ہوگی تو یہ بھی جب تک اللہ رکھنا چاہے رہے گی پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا جب وہ اسے اٹھانا چاہے گا۔ پھر جبری بادشاہت ہوگی تو یہ بھی جب تک اللہ اسے رکھنا چاہے گا رہے گی۔ پھر جب اسے اٹھانا چاہے گا اٹھا لے گا۔ پھر نبوت کے طرز پر خلافت ہوگی۔ پھر آپؐ نے سکوت فرمایا

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

هَلْ - کیا .... حرف استفہام

اَدُلُّكُمْ - میں بتاؤں تم کو

- مادہ د ل ل

دَلَّ يَدُلُّ دَلَالَةً آگاہ کرنا ....

- دَلَّ: رہنمائی کرنا، راستہ دکھانا ، کسی چیز کا بتلانا
- دَلالت: جس سے کسی چیز کی معرفت حاصل ہو (الفاظ کا معنی پہ دلالت کرنا)
- اردو میں : دلیل، دلّال (دلیلیں دینے والا) ، مدلل ، دال

عَلٰى تِجَارَةٍ تُنۡجِيۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۱۰﴾

عَلٰى تِجَارَةٍ - اس تجارت پر- وہ تجارت

تُنۡجِيۡكُمۡ - بچادے تم کو

- مادہ ن ج و - نجا
  نَجَا ـ يَنْجُو : نجات پانا، الگ ہونا
- أَنْجَى يُنْجِي نجات دینا (IV)
- اردو میں : نجات، ناجی (نجات پانے والا)، مناجات، استنجاء ، نجویٰ

مِّنۡ - سے

عَذَابٍ اَلِيۡمٍ - دردناک عذاب

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝١٠

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذاب الیم سے بچا دے؟

O ye who believe! Shall I lead you to a bargain that will save you from a grievous Penalty?-

تجارت

- سود مند اور عظیم تجارت
- ایمان اور جہاد - حکم کی صورت میں نہیں بلکہ تجارت کی پیشکش کی صورت میں
- ایسی تعبیر جو اللہ تعالیٰ کے بے پایاں لطف و کرم کی حکایت کا عنوان ہے
- اللہ کو کسی تجارت کی ضرورت نہیں - اسکے نفعے کا تمام تر تعلق مومنین صادقین سے ہے
- مومنین کو ایمان کی دعوت - اور جہاد کی

تجارت

- انسانی نفسیات کے پیشِ نظر سوال
- انسان ایسی تجارت کا خواہش مند ہوتا ہے جس میں خسارے کا اندیشہ نہ ہو
- یہاں ایسی تجارت کا ذکر کیا جارہا ہے جو ہمیشہ ہمیش کے خسارے یعنی درد ناک عذاب سے انسان کو بچالے گی
- درد ناک عذاب سے بچنے کے لیئے کم سے کم (یہ تجارت)

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ

تُؤْمِنُوْنَ - تم ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ - اللہ پر اور اس کے رسول پر

وَتُجَاهِدُوْنَ - اور تم جہاد کرو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ کی راہ میں

بِاَمْوَالِكُمْ - اپنے مالوں کے ساتھ

وَاَنْفُسِكُمْ - اپنی جانوں کے ساتھ

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

- ذٰلِكَ – یہ
- خَيْرٌ لَّكُمْ - بہتر ہے تمہارے لیے
- اِنْ - اگر
- كُنْتُمْ - ہو تم
- تَعْلَمُوْنَ - جانتے

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ
وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ
میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ
تمہارے حق میں بہتر ہے

That ye believe in Allah and His Messenger, and that ye strive (your utmost) in the Cause of Allah, with your property and your persons: That will be best for you, if ye but knew!

آیت ۱۱

- آیت 10 میں بیان شدہ سوال کا جواب اِس آیت میں دیا گیا ہے
- دردناک عذاب سے بچنے کے لئے دو کام کرنا ہوں گے :

1. ایمانِ حقیقی کا حصول :
2. مال اور جان سے جہاد فی سبیل اللہ : (جو ایمان ایمانِ حقیقی کا لازمی مظہر)

- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا
- بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝
- مومن تو بس وہ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ یہی لوگ سچے ہیں۔ (الحجرات:15)

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ وَيُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ وہ بخش دے گا تمھارے لیئے

ذُنُوبَكُمۡ - تمھارے گناہ

ذنب - گناہ ، معصیت ، جرم

وَيُدۡخِلۡكُمۡ - اور وہ داخل کرے گا تمھیں

جَنّٰتٍ - ایسی جنتوں میں

تَجۡرِىۡ - جاری ہیں

- مادہ : ج ر ي

جَرَى يَجْرِي : چلنا، رواں ہونا To Flow

- جَرَى : تیزی سے چلنا، (پانی اور پانی کی طرح چلنے والی چیزوں کی لیئے)

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ‌ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۙ‏ ﴿۱۲﴾

مِنۡ تَحۡتِهَا - ان کے نیچے

الۡاَنۡهٰرُ - نہریں

وَ مَسٰكِنَ - اور مکانات مسکن کی جمع

▫ سَكَنَ : آباد ہونا، رہائش اختیار کرنا اسی سے رہائش کو مسکن کہا جاتا ہے

طَيِّبَةً - پاکیزہ

فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ - (ہمیشہ) رہنے کے باغوں میں

ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ - یہ بڑی کامیابی ہے

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَيُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَ
مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ‌ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۙ‏ ﴿۱۲﴾

اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔

He will forgive you your sins, and admit you to Gardens beneath which Rivers flow, and to beautiful mansions in Gardens of Eternity: that is indeed the Supreme Achievement.

آیت 12

☪ آیت 11 میں بیان شدہ تقاضوں کو ادا کرنے والوں کے لئے اِس آیت میں دو انعامات بیان کیے گئے ہیں:

1. گناہوں کی معافی 2- جنت کے پاکیزہ گھروں میں داخلہ

- آخرت کی کامیابی ہی اصل کامیابی ہے
- بندۂ مومن کو دنیا کے نتائج سے لاتعلق ہو کر نگاہ آخرت کی کامیابی پر مرکوز کرنی چاہیئے
- صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد نے فتح مکہ سے قبل شہادت کی سعادت حاصل کی۔ وہ دنیوی فتح نہ دیکھ سکے لیکن غلبۂ دین کی راہ میں جانیں نثار کرکے ہمیشہ ہمیش کی کامیابی سے فیض یاب ہو گئے۔ جو لوگ محض دنیوی نتائج کے طلب گار ہوتے ہیں وہ اکثر مایوس کن حالات کی وجہ سے ہمت ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

وَاُخْرٰى - اور وہ دوسری چیز

- اخر : بعد والا ، دوسرا
- اُخْرٰى : دوسرا   اٰخِرٌ : - پچھلا ،بعد میں آنے والا، حتمی

تُحِبُّوْنَهَا - تم چاہتے ہو جسے

نَصْرٌ - نصرت

مِّنَ اللّٰهِ - اللہ کی طرف سے

وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ - اور عنقریب حاصل ہونے والی فتح

وَ اُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾

اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو وہ بھی تمہیں دے گا، اللہ کی
طرف سے نصرت اور قریب ہی میں حاصل ہو جانے والی فتح۔
اے نبیؐ، اہل ایمان کو اِس کی بشارت دے دو۔

And another (favour will He bestow,) which ye do love,- help from Allah and a speedy victory. So give the Glad Tidings to the Believers.

آیت 13

- ایک دوسری کامیابی جسے تم پسند کرتے ہو

نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِيۡبٌ

- دنیا کی کامیابی کی اللہ کے نزدیک زیادہ اہمیت نہیں۔ البتہ انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اِس کی محنتوں کے نتائج بھی اِس کے سامنے ظاہر ہوں
- اللہ نے اِس آیت میں دنیوی فتح کی بھی بشارت دی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں دو سال میں ہی یہ بشارت پوری ہوئی اور دین غالب ہو گیا۔

يَآأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُونُوٓا أَنصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

يَآأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

كُونُوٓا - بن جاؤ

أَنصَارَ اللّٰهِ - اللہ کے مددگار

كَمَا - جیسے

قَالَ - کہا تھا

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ - عیسیٰ بن مریم نے

لِلۡحَوَارِیّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ

لِلۡحَوَارِیّٖنَ - حواریوں سے

- حَوَرٌ: خالص سفیدی
- حَوَارِی: حضرت عیسیٰؑ کے اصحاب (سفید کپڑے پہننے والے)
- یا کپڑے سفید کرنے والے (دھوبی)۔ آپؑ کے پہلے دو اصحاب دھوبی تھے

موضح القران

- سرگرم و پرجوش حامی و حمایتی (خالص اور بے آمیز چیز کو حواری کہا جاتا ہے)
- ایسا ساتھی جو ہر وقت کسی کے پاس یا ارد گرد رہے

حَوَرَ: پلٹنا، پھرنا

مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ - کون ہے میرا مددگار

اِلَی اللّٰہِ - اللہ کی طرف

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ - کہا حواریوں نے

نَحْنُ - ہم ہیں

اَنْصَارُ اللهِ - اللہ کے مددگار

فَاٰمَنَتْ - پھر ایمان لے آیا

طَّآئِفَةٌ - ایک گروہ

- مادہ ط و ف طَافَ: پھرنا، گھومنا، کسی چیز کے گرد چکر لگانا
- طائفة: انسانوں کا ایسا گروہ جو ایک مقصد کے گرد متحد ہو
- کارواں، قوم، ملت، فرقہ، خاندان

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ

- ط و ف کے مادے سے اردو میں استعمال ہونے والے الفاظ
  - طواف ، طائفہ (جمع طوائف) اگرچہ اردو میں بطورِ واحد بھی استعمال ہوتا ہے
  - طوفان (وہ مصیبت جو انسان کو چاروں طرف سے گھیر لے)
  - طوائف الملوکی : بد نظمی، ابتری، سیاسی انتشار، لاقانونیت

مِّنْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ - بنی اسرائیل میں سے

وَ كَفَرَتْ - کفر کیا

طَّآئِفَةٌ - ایک گروہ نے

فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّہِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰہِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾

فَاَیَّدۡنَا - سو مدد کی ہم نے

- مادہ : ا ی د
- اَیَّدَ یؤَیِّدُ ، تأئِیدًا : قوت دینا ، مدد دینا، تائید کرنا
- اردو میں : تائید، موّیّد

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا - ان لوگوں کی جو ایمان لائے

عَلٰی عَدُوِّہِمۡ ان کے دشمنوں پر (کے مقابلے میں)

فَاَيَّدۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰى عَدُوِّهِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِيۡنَ ﴿۱۴﴾

فَاَصۡبَحُوۡا- پس وہ ہو گئے

- مادہ ص ب ح صبح : دن کا ابتدائی حصہ ، صبح
- اَصْبَحَ يُصبح ، إصباحًا ہونا ، صبح کرنا
- ایک حالت سے دوسری یا ایک صفت سے دوسری صفت کی تبدیلی
- صبح بھی ان معنوں میں کہ اندھیرے سے روشنی کی حالت کی تبدیلی

فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ پھر اُس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی ہو گئے

- اردو میں : صبح ، مصباح ، صبیح (سفید رنگت والا) صباحت (گوراپن)

فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

ظٰهِرِيْنَ - غالب

- ظَهَرَ : ظاہر ہونا ، غالب ہونا.......
- اَظْهَرَ : ظاہر کرنا ، غالب کرنا....... (IV)
- ظهور : بلند جگہ پر ہونا - قابو پانا
- ظَاهِر: قابو پانے والا - غالب   اسم فاعل واحد
- ظَاهِرِين : قابو پانے والے - غالب   اسم فاعل جمع

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ
اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ
فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کے مددگار بنو، جس طرح عیسٰیؑ ابن مریمؑ نے حواریوں کو خطاب کرکے کہا تھا: کون ہے اللہ کی طرف (بلانے) میں میرا مددگار؟ اور حواریوں نے جواب دیا تھا: ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ اُس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور انکار کردیا (دوسرے) گروہ نے سو مدد کی ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں۔ سو وہی غالب ہو کر رہے۔

آیت 14

- اِس آیت میں اہلِ ایمان کے لیئے بہت بڑا اعزاز - کہ اگر وہ اللہ کے دین کے غلبے کے لئے جہاد کریں گے تو **اللہ کے مددگار** قرار پائیں گے۔
- اللہ کو اسکی قطعاً کوئی حاجت نہیں مخلوق میں سے کوئی اسکی مدد کرے
- لیکن ہمارے امتحان کے لئے اُس نے دین کے تقاضے رکھے ہیں۔اب جو کوئی اِن تقاضوں کو پورا کرے گا وہ اللہ کا مددگار قرار پائے گا
- بندے کے لئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی اونچا مقام نہیں ہو سکتا کہ خالق خود اسے اپنا مددگار کہے تقاضا اور شرط کیا ہے ؟
- اللہ کے بھیجے ہوئے دین یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں (قرآنی اصطلاح - اقامتِ دین)

آیت 14

- دین کے بارے میں نبی کی تعلیم و تذکیر اور تفہیم و تلقین کو جو شخص برضاورغبت قبول کرلے وہ **مومن** ہے
- جو عملا مطیع وفرمانبردار بن جائے وہ **مسلم** و قانت اور عابد ہے
- اور جو خداترس کارویہ اختیار کرلے وہ **متقی** ہے
- جواسی تذکیرو تعلیم کے ذریعے سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے لگے وہ **محسن** ہے
- اوراس سے مزیدایک قدم آگے بڑھ کرجواسی تذکیرو تعلیم کے ذریعے سے **بندگان خدا کی اصلاح** اور **کفرو فسق کی جگہ اللہ کی اطاعت کا نظام قائم کرنے** کے لئے کام کرنے لگے اسے اللہ تعالیٰ خود اپنا **مددگار** قرار دیتا ہے۔

مَنۡ اَنۡصَارِیۡ اِلَی اللہِ

- قرآن میں نصرت کے حوالے سے دو نسبتوں کا بیان آیا ہے

...وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ 57/25

- اللہ کی نصرت اور اُس کے رسولوں کی نصرت
- دین اللہ کا ہے اور اُس کے غلبہ کی جدوجہد رسولوں کا فرضِ منصبی ہے۔ بظاہر ایک فرد غلبۂ دین کی جدوجہد میں شریک ہو کر رسول کی نصرت کر رہا ہوتا ہے لیکن در حقیقت اُس کی یہ نصرت اللہ کے لئے یعنی اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لئے ہوتی ہے

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

- اسلام میں اجتماعیت کی اساس:
- کہ ایک اللہ کا بندہ کھڑا ہو کر غلبہٗ دین کے مشن کے لئے آواز لگائے۔ پھر لوگ اُس سے جڑتے جائیں ۔ ایک اجتماعیت کی شکل بن جائیں اور وہ لوگ اجتماعیت کے نظم کی پابندی کریں۔
- اسلام میں اجتماعیت اسی کام کے لیئے درکار ہے اور اسی اجتماعیت کے احکام اور مسائل کو قرآن میں موضوعِ بحث بنایا گیا ہے — بے شمار مرتبہ
- کیوں ؟

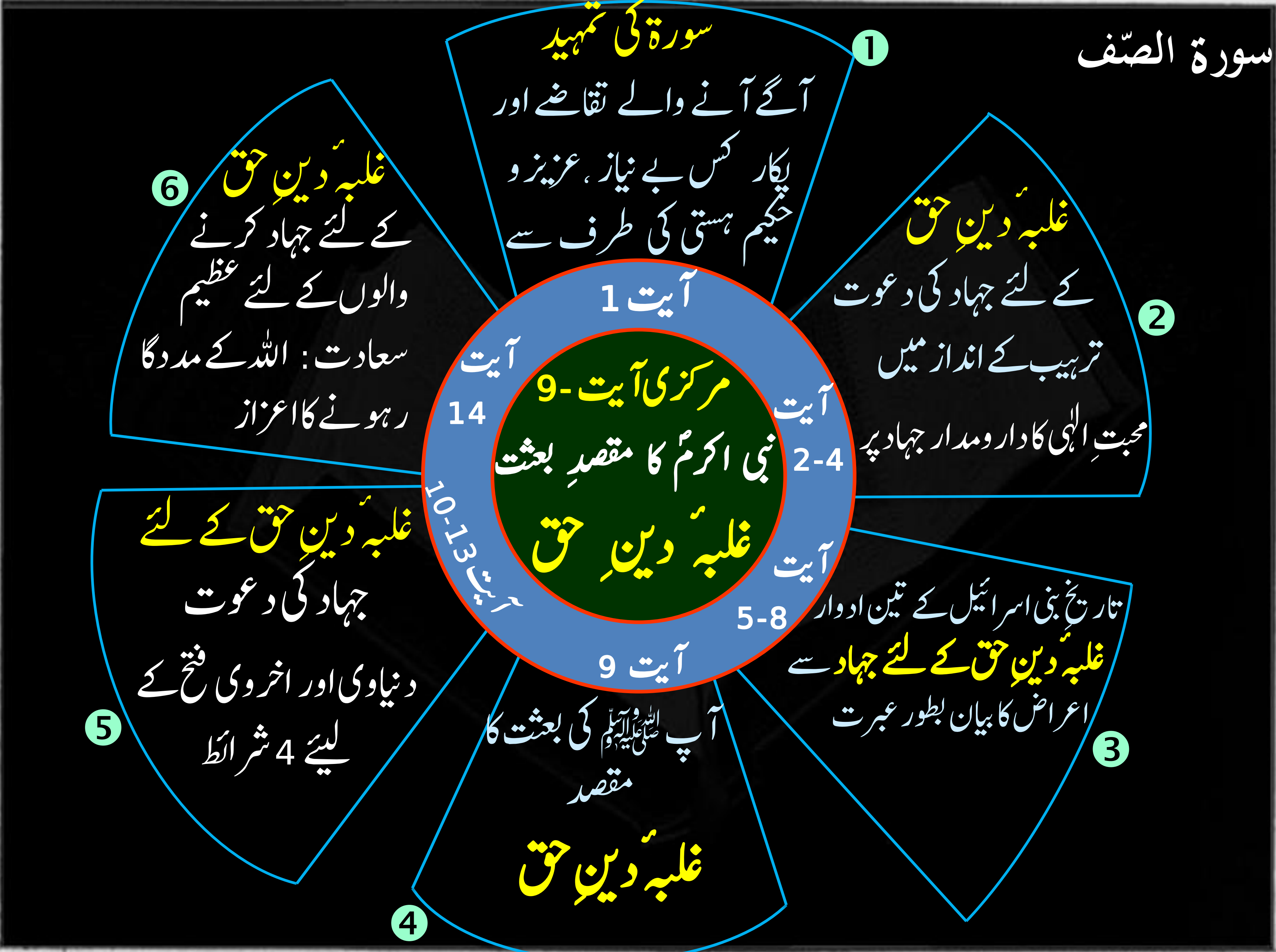

سورة الصّف
1
سورة کی تمہید
آگے آنے والے تقاضے اور
پکار کس بے نیاز، عزیز و
حکیم ہستی کی طرف سے
2
غلبۂ دینِ حق
کے لئے جہاد کی دعوت
ترہیب کے انداز میں
محبتِ الٰہی کا دارومدار جہاد پر
3
تاریخِ بنی اسرائیل کے تین ادوار
غلبۂ دینِ حق کے لئے جہاد سے
اعراض کا بیان بطور عبرت
4
آپ ﷺ کی بعثت کا
مقصد
غلبۂ دینِ حق
5
غلبۂ دینِ حق کے لئے
جہاد کی دعوت
دنیاوی اور اخروی فتح کے
لیئے 4 شرائط
6
غلبۂ دینِ حق
کے لئے جہاد کرنے
والوں کے لئے عظیم
سعادت : اللہ کے مددگا
رہونے کا اعزاز
آیت 1
آیت 2-4
آیت 5-8
آیت 9
آیت 10-13
آیت 14
مرکزی آیت -9
نبی اکرمؐ کا مقصدِ بعثت
غلبۂ دینِ حق

اللہ کی نصرت

اللہ اور اسکے رسول کی مدد و نصرت

دین کی اقامت کی جدوجہد میں ہم کہاں کھڑے ہیں

؟